۷۸۶
۹۲

نسب نامہ
سجادگان

خانقاہ سجادیہ ابوالعلائی، داناپور

نسب نامہ سجادگان

خانقاہ سجادیہ ابوالعلائی، داناپور

جدی حضرت الحاج سید شاہ ظفر سجادؒ داناپوری کا خاندان ہندوستان میں ساتویں صدی ہجری میں آیا، جس کی تفصیل ''تذکرۃ الانساب'' اور ''تذکرہ مشائخ'' اور بہت ساری اہم کتابوں میں ہے۔

آباواجداد سات سو سال قبل سرزمین سے نکل کر زنجان میں سکونت پزیر ہوئے اور کچھ عرصہ ملتان میں قیام کرنے کے بعد دہلی پہونچے۔ اس وقت اس خاندان میں سب سے معزز و محترم حضرت لطیف الدین بندگی دانشمند قدس سرہٗ تھے جو بعد میں حضرت مخدوم بندگی دانشمند کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہ حضرت سید حسن زنجانی قدس سرہٗ کی اولاد امجاد سے تھے۔ آپ نے دہلی میں قیام فرمایا یہ زمانہ سلطان علاء الدین خلجی کا تھا۔

آپ حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر قدس سرہٗ کی روحانیت کا شہرہ سن کر پانی پت حاضر ہوئے اور آپ سے استفاضۂ باطنی کے طالب ہوئے۔ اجازت ملنے پر رہنے لگے اور عرصہ تک عبادت و ریاضت کی یہاں تک کہ مرید ہو کر سلسلہ کے مجاز ہوئے۔ حضرت بوعلی قلندر کے وصال کے بعد آپ دہلی آگئے۔ پھر اپنے خاندان والوں کو لے کر دہلی سے کوچ کر کے بہار شریف آئے۔ یہاں مخدوم الملک شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہٗ کی روحانیت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ آپ نے (حضرت لطیف الدین بندگی) سے ان کی ذرا اقدس میں عرصہ تک حاضر رہ کر تعلیم طریقت حاصل کی اور ان کے حکم سے مقام بہار شریف سے ڈیڑھ کوس اتر مستقل سکونت اختیار کی۔ جہاں آپ اس جگہ پہونچے تو اپنا عصا زمین میں گاڑ کر فرمایا ''ایں مورا'' اس وقت یہ بستی مورا سے موڑا مشہور ہوگئی۔ بعد میں آپ نے ایک تالاب بنوایا اس تالاب کی وجہ سے اس کا نام موڑا تالاب ہوگیا۔

حضرت مخدوم لطیف الدین بندگی نے تالاب کے علاوہ ایک مسجد اور ایک خانقاہ بھی تعمیر کرائی اور تقریباً پانچ سو سال تک اس بستی میں آپ کی اولاد امجاد سے سلسلۂ رشد و ہدایت کی شمع روشن رہی۔ حضرت سید لطیف الدین بندگی دانشمند قدس سرہٗ کا مزار موڑا تالاب میں ہے، یہاں آپ کا عرس ۱۴؍ ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت بندگی سید صدر الدین دانشمند سجادہ نشیں ہوئے۔ ان کے بعد بندگی مخدوم شاہ عرب دانشمند ہوئے۔

مندرجہ بالا بزرگوں کے بعد آٹھ اسماء اور ہیں وہ یہ ہیں۔

حضرت سید شاہ سیف اللہ دانشمند موڑوی قدس سرہٗ:

آپ خانقاہ موڑا تالاب کے بارہویں سجادہ نشیں ہیں۔ آپ حضرت لطیف الدین بندگی دانشمند قدس کے پرپوتے کے پوتے ہیں۔ اور حضرت مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہٗ کے نواسے ہیں اور حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش کے نانا ہیں۔

پانچ بیٹیاں تھیں۔ آپ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اپنے نواسے طیب اللہ نقاب پوش کی پرورش کی اور اپنا جانشیں نامزد فرمایا۔ (تذکرۃ الکرام از حضرت سید شاہ کبیر الدین داناپوری)

حضرت مولانا سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش بندگی دانشمند موڑوی قدس سرہٗ

آپ خانقاہ موڑا تالاب کے تیرہویں سجادہ نشیں ہیں۔ قدرت نے آپ کو حسن صورت بھی عطا کیا تھا۔ لوگ آپ کو یوسف ثانی کہا کرتے تھے۔ حضرت شاہ اکبر داناپوری لکھتے ہیں ''آپ بہت خوبصورت تھے۔ اکثر مرد و زن آپ کو دیر تک دیکھا کرتے۔ آپ کو غیرت معلوم ہوتی کہ نامحرم عورتیں مجھے دیکھا کرتی ہیں اور زنانے نظر میں مبتلا ہوتی ہیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ منہ پر نقاب رہے۔

۲۸/ جمادی الاول ۱۲۳۵ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ حضرت سید شاہ سیف اللہ دانشمند موڑوی کے نواسے تھے اور آپ کے والد کا نام سید شاہ امین اللہ تھا۔

آپ کے جدِ اعلیٰ عالمگیر بادشاہ کے پیر سے بیعت تھے۔ جب خاندان مغلیہ کا یہاں کا صوبہ بگڑا تو اس کا ایک سردار بنام شمشیر خاں اس نے حضرت امین اللہ قدس سرہٗ کو اس بات پر شہید کیا کہ ان کے دادا عالم گیر بادشاہ کے پیر تھے۔

حضرت شاہ طیب اللہ نقاب پوش کا دادہالی کرسی، نامہ حضرت امام تاج فقیہ مکی سے ملتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔ سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش ابن شاہ امین اللہ ابن شاہ منور اللہ ابن شاہ عنایت اللہ ابن شاہ دیوان تاج الدین ابن شاہ سبحان ابن حضرت مخدوم اخوند چشتی ابن حضرت مخدوم احمد چشتی ابن شیخ عبدالوہاب ابن حضرت عبدالغنی ابن حضرت عبدالملک ابن حضرت تاج الدین ابن حضرت عطاء اللہ ابن حضرت مخدوم سلیمان لنگر زمین ابن حضرت مخدوم عبدالعزیز ابن حضرت امام تاج فقیہ مکی قدس اللہ اسرارہم

۵۷۶ھ میں امام تاج فقیہ مع اہل وعیال ہندوستان کیلئے روانہ ہوئے۔ راستے میں اور بھی مجاہدین شریک کار ہوتے گئے۔ چنانچہ منیر میں قیام فرما کر راجہ منیر سے جہاد کیا۔ مسلمان نے فتح پائی۔ اس کے بعد تاج فقیہ مکی وطن واپس تشریف لے گئے، مگر اپنے تین صاحبزادے حضرت اسرائیل، حضرت اسمٰعیل اور حضرت عبدالعزیز

قدس اسرارہم کو یہیں چھوڑ گئے۔ جن کی ذریت نے پورے صوبہ بہار کو روحانیت سے مالا مال کیا۔ حضرت اسرائیل کے صاحبزادے حضرت مخدوم احمد یحیٰ منیری ابن صاحبزادے مخدوم شرف الدین یحیٰ منیری ہیں۔

کنز الانساب	:	از حضرت سید شاہ عطا حسین منعمی
تذکرۃ الکرام	:	از حضرت شاہ محمد کبیر داناپوری
نذر محبوب	:	از حضرت شاہ اکبر داناپوری

حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش قدس سرہٗ کی چار صاحبزادیاں ہوئیں اور دو صاحبزادے ہوئے۔ حضرت سید شاہ بہاء الحق اور حضرت سید شاہ تراب الحق قدس سرہٗ۔

حضرت سید شاہ بہاء الحق بندگی چشتی موڑوی قدس سرہٗ

آپ کی بندگی (بیعت) و خلافت اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ طیب اللہ موڑوی سے تھی۔ والد کے (انتقال) کے بعد آبائی خانقاہ کے چودھویں سجادہ نشیں ہوئے۔ ۱۲۵۲ھ میں آپکا انتقال ہوا۔

حضرت سید شاہ تراب الحق دانشمند داناپور قدس سرہٗ

آپ حضرت سید شاہ طیب اللہ موڑوی کے چھوٹے فرزند تھے۔ آپ کی شادی شاہ ٹولی میں سید الواصلین حضرت سید شاہ غلام حسین رضوی چشتی داناپوری کی لڑکی سے ہوئی۔ شادی کے بعد آپ سسرال میں رہ گئے۔ ۱۹ محرم الحرام ۱۲۷۲ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔

آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ بڑے بیٹے حضرت مولانا سید شاہ محمد قاسم داناپوری، دوسرے حضرت سید شاہ واجد داناپوری، تیسرے حضرت شاہ یوسف (کم عمر میں ہی انتقال کر گئے) اور چوتھے بیٹے حضرت سید شاہ محمد سجاد ساجد داناپوری۔

سید الطریقت حضرت مولانا سید شاہ قاسم دانشمند چشتی ابوالعلائی قدس سرہٗ

آپ حضرت شاہ تراب الحق قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۷ شوال بروز پنجشنبہ ۱۲۱۲ھ کو ہوئی اور وصال بھی اسی تاریخ و ماہ میں ۱۲۸۱ ہجری کو ہوا۔ آپ کو اپنے آبائی سلسلہ چشتیہ قلندریہ کی اجازت اپنے چچا بزرگوار حضرت سید شاہ بہاء الحق سے ملی تھی۔ آپ اپنے حقیقی نانا سید الواصلین حضرت سید شاہ غلام حسین رضوی منیری کی آغوش شفقت وعنایت میں پرورش ہوئی۔

آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شاہ ابوالبرکات قدس سرہٗ نے خلافت نامہ کے ساتھ خرقۂ ولایت وکرام عطا فرمایا۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے چشتیت کے ساتھ ابوالعلائی

مسلک اختیار کیا اور اسی سلسلہ میں مرید ہوئے۔ ورنہ آپ کے اجداد کا مسلک چشتیہ تھا۔ آپ چالیس سال تک حضرت سیدنا امیر ابو العلائی قدس سرہٗ کے مزار پر انوار پر حاضری دیتے رہے۔ آپ منیر میں حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہٗ کے پائتی میں مدفون ہوئے۔ آپ کی کوئی اولاد زندہ نہیں رہی۔

حضرت سید شاہ محمد سجاد دانشمند قدس سرہٗ ساجد

آپ حضرت سید شاہ تراب الحق قدس سرہٗ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۲۱؍رجب ۱۲۳۱ھ؍ہجری کو بروز دس بجے صبح صادق کے وقت شاہ ٹولی میں ہوئی۔ ۱۶؍سال کی عمر میں حضرت خواجہ شاہ ابو البرکات قدس سرہٗ سے شرف بیعت حاصل کیا اور تعلیم باطنی اپنے ماموں اعلیٰ حضرت سید شاہ قمر الدین حسین قدس سرہٗ سے حاصل فرمائی۔ اپنے بڑے برادر حضرت شاہ محمد قاسم داناپوری قدس سرہٗ سے اپنے آبائی سلسلہ کا اکتساب فرمایا اور مجاز مطلق ہوئے اور حضرت سید شاہ قاسم صاحب قدس سرہٗ کے وصال کے بعد سند آبائی ہوئے۔ اکتساب

اصح السیر صح ۱۷۵ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کو اپنے پیر مرشد حضرت خواجہ ابو البرکات قدس سرہٗ سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

حضرت سیدنا امیر ابو العلائی احراری قدس سرہٗ سے آپ کو بھی بے پناہ قلبی محبت تھی۔ آپ نے سیدنا کے سالانہ عرس میں چالیس بار حاضری دینے کی سعادت حاصل کی اور بار بار زیارت حرمین شریفین سے شرف بار ہوئے۔ دو سال مستقل مدینہ منورہ میں حاضر رہے اور مدینہ منورہ سے دونوں ہی بار پاپیادہ حج کو روانہ ہوئے۔ اس واقعہ کا ذکر "اصح السیر" میں موجود ہے۔ ۱۲؍ذیقعدہ بروز یکشنبہ ۱۲۹۸ھ؍ہجری کو بعد نماز مغرب وصال فرمایا۔

حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد اکبر دانشمند داناپوری قدس سرہٗ

۲۷؍شعبان ۱۲۶۰ھ؍ہجری بروز چہار شنبہ بوقت اشراق آگرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سید شاہ محمد سجاد داناپوری کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت میر اشرف علی قادری رزاقی ابن حضرت میر شکر اللہ قادری رزاقی قدس سرہٗ کی اولاد میں ہیں اور میر اشرف علی قادری قدس سرہٗ حضرت سیدنا شیخ عبد الرزاق ابن حضرت غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہما کی اولاد امجاد سے تھے۔

آپ نے اپنے چچا محترم کے دست حق پرست پر بیعت حاصل کی اور آپ ہی نے ۲۷؍رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ کو اجازت وخلافت عطا کر کے روحانیت وحقانیت کا علمبردار بنا دیا۔ والد ماجد کے وصال کے چوتھے روز یعنی ۱۸؍ذی قعدہ ۱۲۹۸ھ؍ہجری کو خانقاہ سجادیہ داناپور کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ ساری زندگی حضرت سیدنا امیر ابو العلائی قدس سرہٗ کے آستانہ پر حاضر ہوتے رہے۔

۱۴ر رجب سہ بروز شنبہ ۱۳۲۷ رہجری عصر کے وقت آپ نے وصال فرمایا۔ نماز جنازہ آپ کے اکلوتے صاجزادے حضرت شاہ محسن داناپوری نے پڑھائی۔

حضرت سید شاہ محمد محسن قدس سرہٗ

آپ کی ولادت پاسبان ۱۰ رجمادی الآخرہ ۱۲۹۸ رہجری بمقام شاہ ٹولی داناپور میں ہوئی۔ تین شادیاں کیں۔ پہلی شادی خاندان ہی میں حضرت مولانا سید شاہ نظیر حسن ابوالعلائی کی صاجزادی بی بی مفیظ النساء سے ہوئی۔ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد ۱۶ ر شعبان ۱۳۲۷ رہجری کو بروز جمعہ کو دستار بندی ہوئی۔

۲۴ رمحرم الحرام بروز یکشنبہ ۱۳۶۴ رہجری کو سات بجے شام کو وصال فرمایا۔ دوسرے روز بعد نماز عصر مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند حضرت مولانا الحاج سید شاہ ظفر قدس سرہٗ نے پڑھائی۔

حضرت الحاج سید شاہ ظفر سجاد ابوالعلائی

آپ ۱۹۰۷ء میں تولد ہوئے۔ اپنے نانا حضرت شاہ نظیر الدین حسن اور شاہ واعظ الدین چشتی داناپوری سے تعلیم حاصل کی۔ کچھ دن اجمیر شریف میں بھی تعلیم پائی۔ والد ماجد (محمد محسن داناپوری) سے اجازت وخلافت عطا ہوئی اور والد ماجد کے فاتحہ چہلم کے موقع پر ۱۳۶۴ھ میں رسم سجادہ نشیں ادا کی گئی۔ ۱ر رجب بروز دوشنبہ مطابق ۲۲ رجولائی ۱۹۷۲ء بوقت ۵ ربجے شام کو ایک طویل علالت کے بعد (ہسپتال پٹنہ) میں آپ کا وصال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل صاحب نے پڑھائی۔

نسب نامہ

حضرت سید شاہ ابومحمد عرف للن میاں

ابن

حضرت سید شاہ محفوظ اللہ ظفری ابوالعلائی

ابن

حضرت سید شاہ ظفر سجاد ابوالعلائی

ابن

حضرت سید شاہ محمد محسن ابوالعلائی

ابن

حضرت سید شاہ محمد اکبر داناپوری ابوالعلائی

ابن

حضرت سید شاہ محمد سجاد ساجد ابوالعلائی

ابن

حضرت سید شاہ محمد تراب الحق موڑوی

ابن

حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش موڑوی

ابن

حضرت سید شاہ امین اللہ شہید نوآبادی

ابن

حضرت سید شاہ منور اللہ

ابن

حضرت دیوان تاج الدین محمد

ابن

شیخ تیم اللہ

ابن

حضرت مخدوم اخوند شیخ

ابن

حضرت مخدوم احمد چشتی نو آبادی

ابن

حضرت عبد الوہاب

ابن

حضرت مولانا عبد الغنی

ابن

حضرت عبد الملک

ابن

حضرت مخدوم تاج الدین

ابن

حضرت مخدوم عطاء اللہ کاکوی

ابن

حضرت مخدوم سلیمان لنگر زمین (حضرت بی بی کمال کاکوی کے شوہر تھے)

ابن

حضرت مخدوم عبدالعزیز (آپ کا مزار شریف منیر میں مرجع خلائق)

ابن

حضرت امام تاج فقیہ ملکی قدس اللہ اسرارہم العزیز (۵۷۶ھ ہجری میں ہندوستان آئے)

خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور کو حاصل جملہ سلاسل کی تفصیل

سلسلۂ قادریہ

سلسلۂ قادریہ جسے ام السلاسل بھی کہتے ہیں غوث پاک حضرت سیدنا محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ اس سلسلے میں شریعت کی بڑی پابندی ہے۔ اس سلسلے کی ترویج واشاعت بغداد سے ہوئی۔ ہندوستان میں اس کی اس قدر مقبولیت ہوئی کہ کوئی بھی چھوٹی بڑی خانقاہ ایسی نہیں ہے جس میں اس کی صاحبزادوں اور خلفاء کے ذریعہ ہوئی۔ جن میں حضرت عبدالوہاب، حضرت عبدالرزاق، حضرت عبدالعزیز بن عبدالقادر جیلانی حضرت شیخ الشیوخ حضرت ابراہیم وغیرہم۔

سلسلۂ چشتیہ

سلسلۂ چشتیہ کی نسبت حضرت ابواسحاق چشتی سے ہے۔ لیکن شہزادہ داراشکوہ نے اپنی تصنیف ''سفینۃ الاولیا'' میں حضرت ابواسحاق چشتی کے مرید اور جانشین حضرت خواجہ ابواحمد چشتی کو حلقہ چشتیہ کا سردار لکھا ہے۔
اس سلسلہ کی اشاعت مقام چشت سے ہوئی۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سلسلۂ چشتیہ سے مشہور ہوا۔ سجان، دمشق، خراساں سے ہوتا ہوا ہندوستان پہونچا اور ہندوستان میں اس سلسلہ کو فروغ حضرت خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری کی ذات گرامی سے ہوا۔ اس سلسلہ میں ظاہر سے زیادہ باطن پر زور ہے۔
حضرت بابا گنج شکر، حضرت شیخ نظام الدین اولیا، حضرت علاء الدین علی احمد صابر کلیری سے اس

سلسلہ کو کافی شہرت ہوئی۔

سلسلہ سہروردیہ

حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے برادر زادہ مرید و جانشیں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے سلسلہ سہروردیہ منسوب ہے۔ آپ مشہور عارف اور صاحب تصنیف بزرگ گذرے ہیں۔ ''عوارف المعارف'' آپ کی مشہور تصنیف اس سلسلہ کی مقبولیت نہ صرف دمشق، بخارا اور سہرورد ملتان میں ہوئی۔

صوبہ بہار میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری کے نانا حضرت شہاب الدین پیر جگجوت بچی درگاہ، جیٹھلی عظیم آباد اور منیر میں حضرت مخدوم جہاں کے والد حضرت مخدوم احمد یحیٰ منیری بہار میں حضرت مخدوم احمد چرم پوش سہروردی مشہور سہروردی بزرگ ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ

یہ سلسلہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی علیہ الرحمہ سے منسوب ہے۔ اسی لئے آپ کو سلسلۂ خواجگان نقشبندیہ کا سرتاج کہا جاتا ہے۔ اس سلسلہ کی نسبت خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ شریعت مطہرہ کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ اسی لئے شریعت پر زیادہ زور ہے اور ظاہری و باطنی ہر طرح پر شریعت کی پابندی لازمی ہے۔ اسی لئے اس کے اصطلاحی نعروں میں نظر بر قدم خلوت درانجمن سفر در وطن اور ہوش در دم وغیرہ کو بنیادی تعلیمی اہمیت حاصل ہے۔ اس سلسلہ کی وسعت و شہرت مکہ معظمہ، بخارا، ترکستان خوارزم اور سمرقند وغیرہ میں زیادہ ہوئی۔

ہندوستان میں اس کی اشاعت دسویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی نے اس سلسلہ کی بڑی خدمت کی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی علمی اعتبار سے اس سلسلہ کو بہت فروغ دیا۔

سلسلہ فردوسیہ

اس سلسلۂ فردوسیہ کو بعض نے حضرت نجم الدین کبریٰ ولی تراش سے منسوب کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ کی نسبت حضرت خواجہ بدرالدین سمرقندی کے مرید و جانشیں حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی سے ہے۔ اس سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت نجم الدین کبریٰ ولی تراش ہیں۔ اس سلسلہ کی وسعت و شہرت صوبہ بہار کے جلیل القدر بزرگ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحیٰ منیری کو ذات اقدس سے ہوئی۔ آپ کے علاوہ

حضرت مظفر بلخی حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی اور حضرت مخدوم احمد لنگر دریا بلخی۔

دسویں صدی ہجری میں منیر شریف کے سلسلۂ فردوسیہ کے عظیم المرتب بزرگ حضرت مخدوم شاہ دولت کا فیضان فردوسیہ اس قدر مقبول ہو کر عہد اکبری و جہانگیری میں سلطنت مغلیہ کے امراء گورنر وغیرہ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔

سلسلۂ زاہدیہ

مختلف سفینوں میں اس سلسلہ کا نام گازرونیہ بھی ہے۔ اس سلسلے کے امام حضرت ابو اسحٰق شہریار گازرونی ہیں۔ بعد میں اس کی نسبت حضرت خواجہ شہاب الدین کبیر امام کعبہ کے صاحبزادے اور جانشین حضرت خواجہ فخر الدین خداداد بزرگ زاہدی سے کی جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں پابندی شریعت کے ساتھ انکساری و سادگی، مہمان نوازی اور فقرا نوازی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بظاہر جمالی شان ہے لیکن باطنی طور پر حدت قلب کی وجہ سے جلالی کیفیت طاری رہتی ہے۔ اس سلسلے کو فروغ بغداد، شیراز اور سمرقند میں زیادہ ہوا۔

ہندوستان میں اس کا فروغ حضرت خواجہ شہاب الدین حق گو شہید زاہدی سے ہوا۔ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے سلطان محمد تغلق والی ہندوستان کے فلسفہ الملک عادل کو تسلیم نہیں کیا۔ اس بات پر ناراض ہو کر سلطان نے آپ کو قلعہ سے گرا کر شہید کر دیا۔ آپ اسی بنا پر آپ حق گو کے نام سے بہت مشہور ہوئے۔

سلسلۂ ابوالعلائیہ

یہ سلسلہ حضرت سیدنا امیر ابوالعلائیہ احراری اکبر آبادی سے منسوب ہے۔ اصل میں یہ سلسلہ نقشبندیہ کی شاخ ہے۔ اس لئے کی آپ کے چچا حضرت سید عبداللہ اکبر آبادی سلسلہ نقشبند کے بزرگ ہیں۔

حضرت سیدنا امیر ابوالعلائی اکبر آبادی دسویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں جو عہد اکبری میں عہدہ، نظامت پر متمکن تھے اور منصب سہ ہزاری سے ممتاز ہوئے۔ بردوان سے آگرہ جاتے ہوئے منیر شریف میں آپ نے حضرت مخدوم شاہ دولت منیری سے ملاقات کی اور فیوض روحانی سے مالا مال ہوئے۔

اس سلسلہ میں عطا و بخشش اور سخاوت کی خاص طور سے تعلیم دی جاتی ہے۔ ظاہری وجاہت اور شان و شکوت کے پردے میں فقیری پوشیدہ ہے۔ وجد و سماع کا بھی خاص شفقت ہے۔ سلسلہ ابوالعلائی کو ہندوستان میں کافی فروغ ہوا۔ صوبہ بہار میں اس سلسلہ کے عظیم المرتبت بزرگ حضرت مخدوم منعم پاکباز گیارہویں صدی ہجری کے ہیں۔ ان کے فیوض سے اس کی بڑی مقبولیت ہوئی۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء میں حضرت رکن

الدین عشق، حضرت غلام حسین منعمی، مخدوم حسن علی، حضرت مولانا حسن رضا اور حضرت صوفی دائم شاہ اور ان کے خلفاء نے اس سلسلہ کو فروغ دیا۔

سلسلہ سطاریہ

یہ سلسلہ حضرت شیخ عبداللہ شطار بن حسام الدین النوری البخاری سے منسوب ہے۔ آپ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے اولاد میں سے ہیں اور سلسلہ کو ایران وتوران میں عشقیہ اور دارالملک روم میں سطامیہ کہتے ہیں۔ آپ حضرت شیخ محمد بن عارف فارغ العشقی سے مرید ہیں۔ حضرت شیخ عبداللہ شطار نویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ ہی سے حضرت ابوالفیض قاضن علاء شطاری نے خرقۂ خلافت پہنا اور پھر آپ کے ذریعہ اس سلسلہ کی اشاعت تشرسے ہوئی۔

سلسلہ مداریہ

یہ سلسلہ حضرت شیخ بدیع الدین مداریہ برمزی سے منسوب ہے۔ حضرت مغفور کی عمر شریف ۹۶ ربرس کی تھی، جس کی وجہ سے یہ سلسلہ بہت کم واسطوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔ آپ برابر سفر میں ہی رہے اور یہی سلسلے کی شہرت کا ضامن ہوا۔

کاظمین، بغداد اور نجف ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور گجرات، اجمیر، کالپی، جونپور اور کانپور کے بعد مکن پور میں مستقل سکونت اختیار کی۔ سلسلہ مداریہ کو آپ کی زندگی ہی میں فروغ حاصل ہوا۔ اس سلسلے کی تعلیم یہ ہے کہ اوّل اپنے آپ کو پہچانو تو خدا کو پہچان لوگے۔ آپ کے پیر ومرشد حضرت شیخ طیفور شافی علیہ الرحمہ ہیں۔

صوبہ بہار میں آپ کے خلفا میں حضرت جمال الدین جان من جنتی ہیں۔ ان کا مزار اقدس ہلسہ ضلع نالندہ میں ہے اور اس سلسلہ کے بزرگ حضرت لودی شاہ دیوان السلام پور ضلع نالندہ میں قابل ذکر ہیں۔

سلسلہ قلندریہ

یہ سلسلہ حضرت نجم الدین مبارک غوث الدہر قلندر غزنوی سے منسوب ہے۔ اس دو ہی واسطے کے بعد آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آتی ہے۔ حضرت شیخ نجم الدین کے پیر ومرشد حضرت میر عند رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تھے۔ اس سلسلہ کی وسعت وشرت حضرت شیخ نجم الدین غوث الدہر قلندر کے مرید ومجاز حضرت قطب الدین بینا ئح دل جونپوری سے بیعت ہوئے۔ آپ کے پر پوتے حضرت عبد القدوس قلندر سے اس سلسلہ کا فیض نہ صرف یوپی ہی میں محدود رہا بلکہ صوبہ بہار میں بھی مختلف خانوادے میں پہنچا۔